بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

بطورِ تمہید یہ بات سمجھ لیں کہ مندرجہ ذیل دو شرطوں کے ساتھ اہلِ کتاب عورتوں سے نکاح کرنے کی گنجائش ہے:

(الف) پہلی شرط یہ ہے کہ وہ عورتیں واقعۃً عیسائی یا یہودی ہوں، دہریئے اور خدا کے منکرین جو صرف نام کے یہودی وعیسائی کہلاتے ہوں ان میں سے نہ ہوں، یعنی وہ عورتیں تورات وانجیل، آخرت ومعاد وغیرہ پر ایمان رکھتی ہوں یا کم از کم وہ اللہ تعالیٰ اور اپنے مذہبی اصولوں کو مانتی ہوں اگر چہ عمل میں خلاف بھی کرتی ہوں.

(ب) دوسری شرط یہ ہے کہ وہ عورتیں اصل سے یہودی یا عیسائی ہوں، اسلام سے مرتد ہو کر یہودی یا عیسائی نہ بنی ہوں.

لیکن یہ خیال رہے کہ ان شرائط کی حامل عورتوں سے نکاح کی جو اجازت ہے وہ صرف جواز کی حد تک ہے، یعنی اگر کسی نے نکاح کر لیا تو نکاح صحیح ہو جائیگا، اولاد ثابت النسب ہوگی ورنہ بلا ضرورتِ شدیدہ ان شرائط کی حامل اہلِ کتاب عورت سے بھی نکاح مکروہ اور بہت سے مفاسد پر مشتمل ہونے کی وجہ سے اس سے بچنے کی ضرورت ہے، روایاتِ حدیث اس پر شاہد ہیں کہ یہ نکاح شرعاً پسندیدہ نہیں، حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور میں اہلِ کتاب عورتوں سے نکاح کرنے سے منع فرمادیا تھا حالانکہ وہ زمانہ خیر القرون کا تھا اور آجکل تو فتنوں کا زمانہ ہے اس میں ان غیر مذہب عورتوں سے نکاح اور زیادہ خطرناک ہے اور اپنے دین کو خطرے میں ڈالنا ہے، نیز اس سے اولاد کا بے دین ہونا تقریبا یقینی ہے، اسلئے اس سے پرہیز ضروری ہے، الا یہ کہ وہ سچے دل سے مسلمان ہو جائیں، لہذا اس لڑکی کو باقاعدہ عیسائی مذہب سے توبہ کروا کر اس سے نکاح کرنا جائز ہے. (رجسٹر نقل فتاویٰ ۱۸/۶۸۰ بتصرف)

مذکورہ تفصیل کے بعد نمبروار جوابات ملاحظہ ہوں:

(۱)...... پہلے یہ بات سمجھ لیں کہ محض قرآنِ کریم پر ہاتھ رکھ کر کوئی بات کہنے سے شرعاً قسم منعقد نہیں ہوتی.

صورتِ مسؤلہ میں اگر آپ نے قرآن مجید پر ہاتھ رکھ کر یہی الفاظ کہے تھے جو سوال میں مذکور ہیں، اور زبان سے کوئی لفظِ قسم نہیں کہا تھا، تو شرعاً قسم منعقد نہیں ہوئی، لہذا اس کے بعد اگر آپ اس لڑکی کو دین اسلام کی معلومات پہنچانے کی حد تک رابطہ رکھنا چاہیں، تو رکھ سکتے ہیں. (ماخذہٗ امداد المفتین: ص ۶۰۸)

(۲)...... اگر وہ لڑکی مسلمان ہو جاتی ہے، تو آپ اس لڑکی سے نکاح کر سکتے ہیں.

(۳)...... مذکورہ لڑکی کو تحفظ دینے کی غرض سے اس سے نکاح کرنا جائز ہے، اس میں والدین کی نافرمانی نہیں ہے.

فی الهداية: (ج: ۲ ص: ۳۱۰)

ویجوز تزوج الکتابیات لقوله تعالی والمحصنات من الذین اوتو الکتاب ای العفائف

ولا فرق بين الكتابية الحرة والامة على ما نبين ان شاء الله ولا يجوز تزوج المجوسيات لقوله عليه السلام سنوا بهم سنة اهل الكتاب غير ناكحی نسائهم والا آكلی ذبائحهم .

فی البدائع الصنائع : (ج: ٢ ص: ٢٧٠)

ومنها ان لاتكون المراة مشركة اذا كان الرجل مسلما فلا يجوز للمسلم ان ينكح المشركة لقوله تعالى ولا تنكحوا المشركات حتى يؤمن ويجوز ان ينكح الكتابية لقوله عز وجل والمحصنات من الذين اوتوا الكتاب من قبلكم ......وقال الشافعی لا يجوز نكاح الامة الكتابية ويحل وطؤها بملك اليمين واحتج بقوله تعالى ولاتنكحوا المشركات حتى يؤمن والكتابية مشركة على الحقيقة لان المشرك من يشرك بالله تعالى فی الالوهية واهل الكتاب كذلك قال الله تعالى وقالت اليهود عزير ابن الله وقالت النصارى المسيح ابن الله وقالت النصارى ان الله ثالث ثلاثة سبحانه وتعالى عما يشركون فعموم النص يقتضی حرمة نكاح جميع المشركات الا انه خص منه الحرائر فبقيت الاماء منهن على ظاهر العموم الخ

فی الدر المختار(ج:٣ص:٧١٣)

وقال العينی : وعندی أن المصحف يمين لا سيما فی زماننا.

وفی الشامية تحته وفيه نظر ظاهر إذ المصحف ليس صفة لله تعالى حتى يعتبر فيه العرف وإلا لكان الحلف بالنبی والكعبة يمينا لأنه متعارف وكذا بحياة رأسك ونحوه ولم يقل به أحد على أن قول الحالف وحق الله ليس بيمين كما يأتی تحقيقه وحق المصحف مثله بالأولى وكذا وحق كلام الله لأن حقه تعظيمه والعمل به وذلك صفة العبد نعم لوقال أقسم بما فی هذا المصحف من كلام الله تعالى ينبغی أن يكون يمينا. واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

محمد حسان سکھروی عفا اللہ عنہ
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۳/جمادی الاولیٰ/۱۴۳۲ھ
۷/اپریل/۲۰۱۱ء

دار الافتاء
فتوی نمبر ۱۳۵۰/۲۹
مورخہ ۳/۵/۳۲ھ
۷/۴/۲۰۱۱

الجواب صحیح
بندہ عبد الرؤف سکھروی
۳-۵-۱۴۳۲ھ

مفتی